

عنوان: "اقبال" - خواب دیکھنے والا عظیم مفکر

"محترم ہیڈ مسٹر صاحب، اساتذہ کرام، اور میرے عزیز ساتھیو،

السلام علیکم!

آج 21 اپریل ہے۔ وہ دن جب ہم شاعرِ مشرق، علامہ محمد اقبالؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، جنہوں نے اپنے فکر و فلسفہ سے ایک مردہ قوم کو زندگی بخشی۔ اقبالؒ صرف شاعر نہیں تھے، وہ ایک مفکر، فلاسفر، اور ایک عظیم رہنما تھے۔ اُن کی شاعری قوم کے لیے ایک پیغام تھی۔ پیغامِ بیداری، پیغامِ خودی، اور پیغامِ عمل۔ انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کیا اور فرمایا: "خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقسیم سے پہلے خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے" اقبالؒ کا تصور "خودی" ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اپنی پہچان خود بنائیں، اور کبھی بھی کسی باطل قوت کے آگے نہ جھکیں۔ اُن کا پسندیدہ پرندہ شاہین تھا، جو بلندی، آزادی، اور جرأت کی علامت ہے۔ علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا، جسے بعد میں قائدِ اعظمؒ نے حقیقت کا روپ دیا۔ آج اگر ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں، تو یہ اقبال کے خواب اور اُن کے فکر کا نتیجہ ہے۔ میرے عزیز ساتھیو! آئیے ہم صرف اقبال کی شاعری یاد نہ کریں، بلکہ ان کے افکار کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ تعلیم حاصل کریں، کردار سنواریں، اور وہ نوجوان بنیں جنہیں اقبالؒ نے "میر کارواں" کہا تھا۔ اقبالؒ فرماتے ہیں:

"نہیں ہے نا امید اقبالؒ اپنی کشتِ ویراں سے،

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!"

اللہ ہمیں اقبالؒ کے خوابوں کی تعبیر بننے کی توفیق دے۔